روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 16 دسمبر 2004ء 3 ذیقعد 1425 ہجری 16 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 283

دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کا ارتکاب نہ کرے۔ اور جلد بازی نہ کرے۔ صحابہ نے پوچھا جلد بازی سے کیا مراد ہے۔ فرمایا: وہ یہ کہے کہ میں نے بہت دعا کی مگر خدا دعا قبول نہیں کرتا۔ پھر وہ تھک جاتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب یستجاب للداعی حدیث نمبر:4916)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سوال: روحانی زندگی کس طرح مل سکتی ہے؟

جواب: ”خدا کے فضل سے“۔

سوال: ہمیں کچھ کہنا چاہئے کہ روحانی زندگی ہم کو مل جاوے؟

جواب: ہاں۔ دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر گویا دنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے، تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں۔ اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے۔ جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے۔ لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔

دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ جب تک انسان خود دعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو، وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے، تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے۔ صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے، اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور میں بدل دیتا ہے۔

زبان سے دعویٰ کرنا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے، آسان ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے۔ جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پا لیتا ہے۔ سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 492)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

تحریک جدید کا مالی نظام

عالمگیر پیمانے پر ملک در ملک پیغام حق پہنچانے کیلئے ہر سال ماہ نومبر میں خلیفہ وقت جماعت کو مالی قربانی کی دعوت دیتے ہیں اس مالی جہاد کے لئے ہر احمدی کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق تا حد استطاعت مالی قربانی کرے۔

حضرت مصلح موعود نے استطاعت کا مسئلہ حل کرنے کیلئے یوں راہنمائی فرمائی ہے۔ فرمایا اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف دے دیتا ہے مثلاً اس کی ایک سو روپیہ ماہوار آمد ہے تو وہ پچاس روپیہ وعدہ لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو روپے ہی بطور وعدہ لکھوا دے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 4 دسمبر 1953ء)

اس ارشاد کی روشنی میں اب معیاری وعدہ ایک ماہ کی آمد یا نصف ماہ کی آمد کے برابر متصور ہوگا۔

تحریک جدید کی مالی قربانی میں بظاہر کمانے والے افراد کو ہی شمولیت کیلئے مکلّف کیا جانا چاہئے۔ لیکن تحریک جدید کی عظمت اور عالمگیر ذمہ داریوں کے پیش نظر خلفاء کرام کے ارشادات کے مطابق جماعت کی مستورات اور بچیوں کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے اسی طرح وفات یافتگان کی طرف سے چندہ ادا کرنے کا ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا۔ حضور نے خود بھی وفات یافتگان کی طرف سے چندہ ادا کیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کا ہر طبقہ اس صدقہ جاریہ میں بطیّب خاطر حصہ لیتا ہے اور بفضل خدا یہ کاروان حق فتح و نصرت کے ساتھ خلافت کے زیر سایہ رواں دواں ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مشعل راہ

اولاد اپنے والدین کے حقوق کا خیال رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اگر والدین کی دعا اپنے بچوں کے لئے اچھے رنگ میں پوری ہوتی ہے تو وہاں ایسے بچے جو والدین کے اطاعت گزار نہ ہوں ان کے حق میں برے رنگ میں بھی پوری ہوسکتی ہے۔ تو ماں باپ کی ایسی دعا سے ڈرنا بھی چاہئے۔ بعض بچے جائیداد یا کسی معاملہ میں والدین کے سامنے بے حیائی سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مختلف لوگ لکھتے رہتے ہیں اس لئے یہ عجیب خوفناک کیفیت بعض دفعہ سامنے آ جاتی ہے۔ اس لحاظ سے ایسے بچوں کو اس تعلیم کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے تو ماں کے لئے تو خاص طور پر حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ تمہاری سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق ماں ہے۔ یہ جو قرآن حکیم کا حکم ہے کہ والدین کو اف نہ کہو یہ اس لئے ہے کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے اور تم سمجھتے ہو کہ تمہارا حق مارا جا رہا ہے یا تمہارے ساتھ ناجائز رویہ اختیار کیا ہے ماں باپ نے۔ تب بھی تم نے ان کے آگے نہیں بولنا ورنہ کسی کا دماغ تو نہیں چلا ہوا کہ ماں باپ کے فیض بھی اٹھا رہا ہو اور ماں باپ اس بچے کی ہر خواہش بھی پوری کر رہے ہوں تو ان کی نافرمانی کرے یا کوئی نامناسب بات کرے۔ ....

تو جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے بہت سے ماں باپ اپنے بچوں کی نافرمانیوں کا ذکر کرتے ہیں اپنے خطوط میں۔ اس ضمن میں والدین کا جہاں فرض ہے اور سب سے بڑا فرض ہے کہ پیدائش سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک بچوں کے نیک فطرت اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور ان کی جائز اور ناجائز بات کو ہمیشہ مانتے نہ رہیں اور اولاد کی تربیت اور اٹھان صرف اس نیت سے نہ کریں کہ ہماری جائیدادوں کے مالک بنیں لیکن اس کے ساتھ ہی بچوں کو بھی خوف خدا کرنا چاہئے کہ ماؤں کے حقوق کا خیال رکھیں، باپوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ کل کو ان کے بچے ان کے سامنے اسی طرح کھڑے ہو جائیں۔ کیونکہ آج اگر یہ نہ سمجھے اور اس امر کو نہ روکا تو پھر یہ شیطانی سلسلہ کہیں جا کر رکے گا نہیں اور کل کو یہی سلوک ان کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے اور احمدیت کی اگلی نسل پہلے سے بڑھ کر دین پر قائم ہونے والی اور حقوق ادا کرنے والی نسل ہو۔

(مشعل راہ جلد پنجم صفحہ 36)

اطلاعات واعلانات

ولادت

مکرم ڈاکٹر شریف احمد ناصر صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے بیٹے ڈاکٹر لقمان ناصر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 22/ اکتوبر 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام احسان احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کی نسل سے اور مکرم ملک عزیز احمد صاحب شکور پارک ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت وسلامتی، نیک، صالح، خوش بخت اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب)

محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب سکنہ دارالفتوح ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری غلام محمد صاحب ابن مکرم خان محمد صاحب (ڈاور والے) بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 7/26 دارالرحمت رقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ بمطابق شرعی حصص ان کے سب ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ جنت بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
(4) محترمہ شکوراں بی بی (بیٹی)
(5) محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ (بیٹی)

مکرم منیر احمد صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم مدثر احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم سعید احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم طارق محمود صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ حمیرا منیر صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ سارا منیر صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ عاصمہ منیر صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ کائنات منیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد صاحب معلم وقف جدید کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ مورخہ 12 نومبر 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ پیرکوٹ ثانی میں مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب نے پڑھائی اور بعد تدفین انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت سادہ طبیعت صاف گو اور مخلص خادمہ تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم محمد احمد شفیق صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم احمد طاہر صاحب مقیم لندن کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 نومبر 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم صفدر حسین عباسی صاحب کی پہلی نواسی اور مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب مرحوم سابق ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان کی پہلی پوتی ہے۔ نومولودہ کا نام کاشفہ ملائکہ طاہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ کے نیک خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم نور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ 137 گ۔ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب و مکرمہ سعیدہ ناصر صاحبہ آف 137 گ۔ب ضلع فیصل آباد کو مورخہ 20 نومبر 2004ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام طاہر احمد مسرور تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد ابراہیم صاحب آف 297 گ۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نواسہ ہے۔ نیز بچہ حضرت محمد اسماعیل صاحب بہادر حسین والے رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ نومولود کی درازی عمر، نیک اور خادم دین ہونے، نیز والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

مکرم عامر ودود محمود صاحب سکنہ دارالنصر غربی حلقہ اقبال ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 26 نومبر 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حسان احمد طاہر تجویز ہوا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد گوپے را، دارالبرکات ربوہ کا پوتا اور چوہدری اللہ دتہ پنوں دارالنصر غربی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

طاعون بطور ایک آسمانی نشان

طاعون کا تعارف، علامات اور الٰہی نشان کی تفصیلات

مورخہ 11/اپریل 2003ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کا تذکرہ فرمایا۔ اس الٰہی صفت کی تجلیات کے ظہور کا بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی تائید میں طاعون کے نشان کا ذکر کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے طاعون کی بیماری کے ذریعے سے اپنا قوی ہاتھ دکھایا اور وہ ہندوستان میں بیسویں صدی کے اوائل میں پھیلی لیکن حضرت مسیح موعود ان کے اہل خاندان اور جماعت کے افراد اس سے معجزانہ طور پر محفوظ رہے جبکہ حضور کے معاندین ایک بڑی تعداد میں ہلاکت کا شکار ہو گئے خاکسار طاعون کے ذریعے سے ظاہر ہونے والے اس عبرت ناک نشان کی کچھ تفاصیل تحریر کرتا ہے۔

طاعون کی بیماری کی علامات تیز بخار اور رانوں اور بغل میں گلٹیوں کا نمودار ہونا ہوتی ہیں۔ علاج کے بغیر یہ بیماری چند دنوں میں مریض کی ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے طاعون کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ وبا کے طور پر پھیلنے والی بیماری کے نتیجے میں 60 فیصد سے 90 فیصد مریض موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بعض قسم کی طاعون تو چند گھنٹوں میں مریض کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ یہ بیماری تیزی سے پھیلتی ہے اور بڑی ہلاکت کا باعث بنتی رہی ہے۔ بڑی بڑی بستیاں اور گھر تمام افراد کے مرنے کی وجہ سے ویران ہو جاتے تھے۔

قرون اولیٰ سے اس بیماری کی ہلاکت خیزی مشہور ہے اور اسے Black Death یا 'سیاہ موت' کا نام دیا جاتا تھا۔ بڑے بڑے بادشاہ اور حکومتیں اس سے خوف کھاتی تھی اور لوگ ان علاقوں کو چھوڑ کر چلے جاتے تھے جہاں ایسی وبا پھیل جائے۔ 1860ء کی دہائی میں طاعون کی وبا چین کے بعض علاقوں میں پھوٹ پڑی اور 1894ء میں ہانگ کانگ کی بندرگاہ میں پھیل گئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ Bacteriology کا علم نیا نیا دریافت ہوا تھا اور لندن پیرس اور یورپ کے دوسرے شہروں نیز جاپان کے سائنس دان اس علم میں دلچسپی لے رہے تھے۔ اس تحقیق کے نتیجے میں کئی بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم دریافت ہو چکے تھے۔ ہانگ کانگ میں وبا کے دوران سائنس دان یہاں بھی تحقیق میں مصروف تھے چنانچہ اسی سال دو سائنسدانوں یرسین Yersin اور کٹا سیٹو Kita Sito نے طاعون کے مریض کی گلٹیوں اور خون سے ایک جرثومہ (Bacteria) حاصل کر لیا جس کی وجہ سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اور اس کا نام Yersina pestis ہے۔

1895ء میں سمندری جہازوں کے ذریعے سے طاعون ہندوستان کی بندرگاہوں کلکتہ اور بمبئی میں پہنچ گئی اور یہاں پر بیماری نمودار ہوئی۔ لندن سے شائع ہونے والے برٹش میڈیکل جرنل میں بیماری کی تفصیلات کا تذکرہ باقاعدگی سے شامل ہوتا تھا۔

جراثیم کی دریافت کے بعد اس سے بچاؤ کے طریقوں پر تحقیق شروع ہوئی اور 1896ء میں بمبئی میں کام کرنے والے ایک سائنس دان ڈاکٹر ہاف کائن (Dr.Hoffkine) نے طاعون سے بچاؤ کا ایک ٹیکہ تیار کر لیا اور اس کی افادیت کے متعلق تجربات کئے گئے جن سے یہ پتہ چلا کہ ٹیکہ کروانے والے افراد ٹیکہ نہ کروانے والے لوگوں کی نسبت طاعون کی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ لیکن ان تجربات سے یہ بھی پتہ چلا کہ ٹیکہ مکمل طور پر طاعون کے خلاف مدافعت پیدا نہیں کرتا تھا کیونکہ بعض اوقات ٹیکہ کروانے والے بھی طاعون کی بیماری سے ہلاک ہو جاتے تھے۔

اس کے علاوہ بعض اوقات ٹیکہ کے بداثرات سے بھی بیماریاں مثلاً Tehaws ہو جاتی تھی ہلاکت کا باعث بنتی تھی۔ برٹش میڈیکل جرنل میں یہ تمام رپورٹیں شائع شدہ موجود ہیں۔

دوسری طرف بیماری کے علاج کے طریقوں پر بھی تحقیق جاری تھی اور گھوڑوں کے Serum کے ذریعے سے اس بیماری کا علاج کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ لیکن اس کی غیر افادیت کا جلد ہی علم ہو گیا۔ طاعون کا کامیاب علاج Antibiotics کے ذریعے سے ممکن ہے لیکن یہ طریق علاج وبائی ایام کے پچاس سال کے بعد دریافت ہوا۔

ابتدا میں سائنس دانوں کا یہ بھی خیال تھا کہ بیماری کے جراثیم کپڑوں، خوراک یا سانس کے ذریعے ایک مریض سے دوسرے کو منتقل ہوتے ہیں۔ لیکن ایک مشاہدہ یہ بھی کیا گیا کہ کسی بستی میں بیماری پھیلنے سے پہلے اسی بستی کے چوہے بڑی تعداد میں مرنے شروع ہو جایا کرتے تھے۔

چنانچہ مزید تحقیق سے پتہ چلا کہ چوہوں کی جلد پر ایک کیڑا (Flea) رہتا ہے جو چوہوں کا خون چوس کر نشوونما پاتا ہے عام طور پر اس کا حملہ چوہوں تک ہی محدود رہتا ہے اور ان کے زمین دوز بلوں میں ایسے کیڑوں کی بہت بڑی تعداد پائی جاتی ہے اس کیڑے میں طاعون کے جراثیم افزائش کرتے ہیں اور چوہوں میں طاعون کی بیماری پھیلانے کا موجب ہوتے ہیں لیکن ایسے حالات میں جب چوہے موجود نہ ہوں تو یہ کیڑے انسانوں کو کاٹنا شروع کر دیتے ہیں اور ان کے خون سے اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں۔ اس کیڑے کے کاٹنے سے انسانوں میں یہی بیماری پھیل جاتی ہے۔

اس دریافت کے نتیجے میں طاعون کی روک تھام کے طریقوں میں بہتری کی صورت پیدا ہوئی۔

ہندوستان میں طاعون

1895ء میں کلکتہ اور اس کے بعد بمبئی اور پھر کراچی میں طاعون کی وجہ سے اموات ہونے لگیں۔ پنجاب میں وبا کا شدید حملہ 1902ء میں شروع ہوا اور پھر بتدریج بڑھتا گیا۔ حکومت نے طاعون کے ٹیکے لگانے کی مہم تیزی سے چلائی صحت کے محکمہ نے طاعون کی روک تھام کے لئے بہت کوششیں کیں لیکن وبا کی جان لیوا صورت حال آندھی کی طرح بڑھتی چلی گئی اور 1907ء میں اس نے طوفان کی صورت حال اختیار کر لی۔ اس سال پورے ملک میں 13 لاکھ سے زائد افراد لقمۂ اجل ہو گئے جن میں سے 6 لاکھ اموات صوبہ پنجاب میں ہوئیں۔ گاؤں کے گاؤں اور بہت سی بستیاں ویران ہو گئیں۔ غرض ایک قیامت کا نمونہ تھا۔ 1908ء کے بعد یہ تعداد بڑھتے بڑھتے 1911ء میں 733582 تک پہنچ گئی۔

حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق ہندوستان میں 1898ء سے 1918ء تک ایک کروڑ اڑھائی لاکھ انسان اس بیماری سے ہلاک ہوئے اور ممکن ہے کہ اصل تعداد جو شمار میں نہیں آئی وہ اس سے بھی زیادہ ہو۔

اس تمام عرصہ میں حضرت مسیح موعود کا تمام خاندان ان کے گھر میں رہنے والے لوگ جو قادیان میں رہتے تھے جو پنجاب کے ضلع گورداسپور میں واقع ہے طاعون سے مکمل طور محفوظ رہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے افراد جو تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے تھے لیکن پنجاب میں کثرت سے آباد تھے وہ بھی طاعون سے خارق عادت طور پر محفوظ رہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود کے دشمن اور مخالف جن میں بعض آریہ بعض عیسائی اور بہت سے مسلمان اس بیماری سے ہلاک ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود ان کے افراد خانہ اور جماعت کے اکثر دوستوں نے طاعون سے بچاؤ کا ٹیکہ الٰہی ارشاد کے مطابق نہیں لگوایا اور اس کا ذکر اسی مضمون میں آگے تحریر ہے۔

قرآن کریم میں آج سے 14 سو سال قبل طاعون کے متعلق اشارہ اور پیشگوئی موجود ہے۔ اور جب ان کی تباہی کی پیشگوئی پوری ہو جائے گی تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو ان کو کاٹے گا اس وجہ سے کہ لوگ ہمارے نشانات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ (سورۃ النمل آیت نمبر: 83)

اس آیت کریمہ میں ایسے لوگوں کی تباہی کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کی تباہی ایک کیڑے کے کاٹنے کی وجہ سے ہوگی۔

احادیث سے ہمیں اس کی مزید تفصیلات کا علم ہوتا ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ایک حدیث میں بیان فرمایا کہ آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ **دابۃ الارض** پیدا فرمائے گا اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ آخری زمانہ میں نغف کی بیماری پیدا ہوگی ان دونوں حدیثوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حدیثوں میں یہ خبر دی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں طاعون کی مرض پھیلے گی جو ایک مخفی کیڑے کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہے اور پھوڑے کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہے یہ پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود کے زمانے میں پوری ہوئیں۔ جس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے ماموریت کا دعویٰ فرمایا۔ وہی زمانہ دین حق کی اور مامور من اللہ کی مخالفت کا زمانہ بھی قرار پایا اور اسی زمانہ میں بہت سے سعید فطرت لوگوں نے مامور زمانہ کی آواز کو سنا اور اس پر ایمان بھی لائے۔ تب طاعون کا مرض ایک جہنم اور بلائے آسمانی کی طرح زمین میں پھیل گیا اور تحقیق سے پتہ چلا کہ یہ مرض ایک کیڑے کے کاٹنے سے پھیلتا ہے جو عام طور پر زمین کے اندر نہاں در نہاں چوہوں کے بلوں میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ چوہے کے جسم سے اپنی خوراک حاصل کرتا ہے اور انسانوں پر حملہ نہیں کرتا۔ لیکن جب پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آیا اور مامور من اللہ کی مخالفت پھیل گئی اور کھلے کھلے روشن نشان جو اس مامور کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے آسمان اور زمین سے بارش کی طرح برس رہے تھے لوگوں نے ان کو دیکھنے کے باوجود اس کا انکار کر دیا تو زمین میں یہ قہری نشان ظاہر ہوا لیکن ایک طرف تو یہ دشمنوں کو تباہ و برباد کرتا تھا تو دوسری طرف دوستوں اور ایمان لانے والوں کو ایک ذرہ بھی نقصان نہ پہنچاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کو اس بات کا علم بہت عرصہ پہلے خدائے **علام الغیوب** کی طرف سے دیا گیا اور براہین احمدیہ کی تالیف کے زمانے میں جبکہ نہ کوئی جماعت حضور کے ساتھ تھی نہ مخالفت تھی درج شدہ الہامات میں ان امور کا ذکر موجود ہے لیکن خدا کے مامور مخلوق خدا کی تباہی کے خواہاں نہیں ہوتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ لوگ نجات پائیں اور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیاب ہو جائیں۔ چنانچہ جب اس

خوفناک وبا کی اطلاع اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود کو دی گئی تو حضرت صاحب نے 6 فروری 1898ء کو ایک اشتہار کے ذریعے سے اس کا اعلان شائع فرمایا۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں

''اور ایک اور ضروری امر ہے جس کے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہیں اس کو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے۔ مگر میرا فرض ہے کہ میں اس کو نوع انسان کی ہمدردی کے لئے ظاہر کروں اور وہ یہ ہے کہ آج جو 6 فروری 1898ء روز یکشنبہ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا۔ جو میں نے دیکھا اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے (۔) یعنی جب تک دلوں کی وبا معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دور نہیں ہوگی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 5)

اس پیشگوئی میں طاعون کی وبا پھوٹنے سے تین چار سال قبل لوگوں کو اس کی اطلاع دی گئی اور اس سے بچنے کا طریق بھی بتایا گیا پھر جب طاعون ملک میں بہت پھیل گیا اور حکومت نے بھی اس کی روک تھام کے ذرائع اختیار کئے ٹیکہ ایجاد ہوا اور اس کے لگانے کے لئے بڑے زور و شور سے کوشش ہونے لگی اور عوام الناس میں ایک خوف و ہراس پھیل گیا تو ٹھیک ان ہی ایام میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب کشتی نوح تحریر فرمائی۔ اس میں ٹیکہ کی افادیت کا ذکر ہے نیز یہ ذکر ہے کہ طاعون سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ لوگ شرارتوں۔ شوخیوں اور کثرت گناہ کو ترک کردیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کا ذکر ہے جو طاعون کی بیماری سے بچائے جانے کے متعلق حضور سے کیا گیا جس کی وجہ سے حضور اور حضور کے کامل متبعین نے طاعون سے بچاؤ کا ٹیکہ نہیں لگوایا۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

''اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانے میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔'' (کشتی نوح صفحہ 1-2)

اس اعلان کے بعد بھی وبا تیزی سے پھیلتی چلی گئی کیونکہ لوگوں نے اپنے اعمال میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور مامور زمانہ کی آواز پر کان نہیں دھرے بلکہ استہزا میں بڑھتے چلے گئے۔ لیکن لوگوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والے اس شدید آفت کے زمانے میں بیماری سے بالکل محفوظ رہے اور انسان تو انسان ان کے گھروں میں چوہے بھی موت کا شکار نہیں ہوئے۔ یاد رہے کہ سائنسی تحقیق کے مطابق چوہے پہلے مرتے ہیں اور انسانوں میں بیماری اس کے بعد پھیلتی ہے۔

اس مشاہدے کے نتیجے میں کثرت سے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے لگے اور قرآن کی اس تعلیم پر جس کا خلاصہ اسی کتاب کشتی نوح میں درج ہے کار بند ہو گئے اور اس طرح وہ بھی طاعون سے محفوظ رہے۔ باوجود لاکھوں نئے لوگوں کی جماعت میں شمولیت کے خدائی حفاظت کا وعدہ برقرار رہا اور طاعون ان لوگوں پر اثر نہ کر سکی اور حضرت مسیح موعود کی تحریر کردہ یہ بات پوری ہوئی ''یہ خدا کا کلام ہے نہ کسی منجم کی باتیں۔ یہ روشنی کی چشم سے ہے نہ تاریکی کی انکل سے۔ یہ اس کا کلام ہے جس نے طاعون نازل کی اور جو اس کو دور کر سکتا ہے ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اس وقت اس پیشگوئی کی قدر کرے گی جب کہ دیکھے گی کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا۔ کہ ٹیکا لگانے والوں کی نسبت یہ لوگ عافیت اور صحت میں رہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کہ دراصل برابر بیس بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں نہ آیا تو میں تو خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ میرے من جانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا۔'' (کشتی نوح صفحہ 4)

1908ء میں طاعون کی وبا کا زور کم ہوا اور لوگوں کی جان میں جان آئی تو حضرت مسیح موعود نے ایک تقریر کے دوران فرمایا۔

''دیکھو دنیا میں طرح طرح کے آفات کیسے خطرناک حملے کر رہے ہیں۔ طاعون ہے زلزلے ہیں۔ قحط ہے۔ ان کے علاوہ اور سینکڑوں آفات ارضی و سماوی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے انسان مطمئن کیسے ہو سکتا ہے۔ دیکھو یہی طاعون بھی ہماری صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر اس مرض کی خبر اس وقت دی تھی جبکہ پنجاب میں اس کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اور یہ کوئی ہمارا زبانی دعویٰ نہیں بلکہ بار بار ہم نے اس کے متعلق اپنی کتابوں اور سلسلہ کے اخباروں میں لکھ کر دنیا کو اطلاع دی تھی کہ خطرناک طاعون ملک میں پھیلنے والا ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ قبل اس کے کہ وہ وارد ہو جائے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو۔ مگر بہت تھوڑے تھے جنہوں نے ہماری بات کو سچا جانا اور اس کی طرف توجہ کی۔ ہم نے دیکھا کہ ملک کے مختلف حصوں میں بعض لوگ سیاہ رنگ کے درخت لگا رہے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ درخت طاعون کے ہیں۔ اور پھر ہاتھی کا سا جانور جس کے اعضا مختلف حیوانات سے مشابہ تھے اور مجموعی شکل ہاتھی سے مشابہ تھی دیکھا کہ وہ ہاتھی ایک بن میں کبھی ادھر اور کبھی ادھر مختلف سمتوں میں جاتا تھا اور مختلف قسم کے جنگلی جانوروں مثلاً ہرن، بکری، سانپ، خرگوش وغیرہ وغیرہ پر حملہ کرتا تھا اور ان کو کھا جاتا جب وہ حملہ کرتا تو جانوروں کے شور و غل سے ایک قیامت کا شور بپا ہو جاتا اس کے ہڈیوں وغیرہ کے چبانے کی آواز ہم سنتے تھے۔ ایک طرف سے فارغ ہو کر وہ ہمارے پاس آ جاتا اور اس کے چہرہ سے بڑے حلم اور غربت کے آثار نمایاں تھے اور گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زبان حال سے کہتا ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے میں تو مامور ہوں۔ مجھے جو حکم ہوتا ہے اس کی تعمیل کرتا ہوں''۔ (ملفوظات جلد نمبر 10 صفحہ 301-302)

غرض اللہ تعالیٰ قوی اور قادر و توانا ہے وہ ذرہ ذرہ کا پیدا کرنے والا ہے اس کی تمام مخلوق اس کی آواز کو سنتی ہے اور اس کی اطاعت کرتی ہے خواہ وہ طاعون کا جرثومہ ہو یا چوہے کی جلد پر رہنے والا کیڑا ہو یا زمین یا سورج یا کائنات کا کوئی بڑے سے بڑا ستارہ ہو ہر ایک اس کے حکم کے مطابق کام کرتا ہے۔ انسان کو رب العالمین نے موقع دیا ہے کہ چاہے تو بھلائی کا راستہ اختیار کرے اور چاہے تو برائی کو اختیار کرے۔ ایک نشان تھا۔ اس کے علاوہ نشانات آج بھی بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اپنی اصلاح کرے اور عذاب کے نازل ہونے سے پہلے ہی خدا کی خوشنودی کی راہ اپنے لئے اختیار کرے تا کہ انواع و اقسام کی مصیبتوں سے اللہ کی حفاظت میں جگہ پا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مخدوم مجیب احمد طاہر صاحب

چاول ایک زود ہضم غذا

چاول دنیا بھر میں پسند کی جانے والی مشہور عام غذا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا کی نصف آبادی کی بنیادی خوراک چاول ہیں۔ یہ نہ صرف آسانی سے تیار ہو جانے والی بلکہ مزے اور غذائیت کے اعتبار سے بھی بہترین خوراک ہے۔ یورپ اور ترقی یافتہ ممالک میں اسے غذائیت کے سٹور ہاؤس سے پکارتے ہیں۔

دنیا بھر میں اس وقت چاولوں کی سو سے زائد اقسام زیر استعمال ہیں۔ تاہم ان سب میں سفید اور براؤن چاول زیادہ کھائے اور پسند کئے جاتے ہیں۔ براؤن چاول زیادہ غذائیت بخش اور مزے دار ہوتے ہیں۔

بھارت میں چاولوں کو ایک مقدس خوراک کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور بعض قدیم مذہبی رسوم کی ادائیگی میں چاولوں کا استعمال خصوصی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

چاول دیگر غذاؤں کے مقابلے میں بہت جلد ہضم ہونے اور جزو بدن بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انسانی معدہ انہیں صرف ایک گھنٹے کے اندر جزو بدن بنا دیتا ہے۔ دنیا بھر میں چاولوں کو مختلف شکلوں میں کھایا جاتا ہے۔ پیسے ہوئے چاولوں کے آٹے کو کئی دیگر چیزوں میں ملا کر مختلف نوعیت کی مزیدار غذائیں تیار کی جاتی ہیں۔ خاص طور پر کم عمر بچوں کی خوراک میں ان کا استعمال بہت عام ہے۔ یہ جلد کو تر و تازہ رکھنے اور کیل مہاسوں سے نجات کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ چاولوں کا ابٹن چہرے پر لگایا جاتا ہے جس سے چہرے کی رنگت صاف ہو جاتی ہے۔

ماہرین چاولوں کو جلد جزو بدن بننے کی صلاحیت کی بنا پر ''آئیڈیل خوراک'' قرار دیتے ہیں۔ چاولوں پر ہونے والی حالیہ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس میں موجود پروٹین میٹا بولزم کو درست رکھتی ہے۔ یہی پروٹین بالوں اور جلد کو صحت مند رکھنے میں بھی مدد فراہم کرتی ہے اس کے علاوہ قوت بینائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ چاولوں میں موجود معدنی اجزاء فولاد وغیرہ جسم کے ہارمونی نظام کو درست رکھنے کے علاوہ جسم میں خون کی سطح بھی ہموار رکھتے ہیں۔

چاولوں کا شمار کم چکنائی، کم کولیسٹرول اور کم نمک رکھنے والی غذاؤں میں کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ان افراد کے لئے ایک مکمل اور آئیڈیل خوراک ہے جو ہائپر ٹینشن کے مریض ہوں یا پھر انہیں ڈاکٹروں نے کسی بھی تکلیف کے باعث کم نمک والی غذائیں کھانے کی ہدایت کر رکھی ہو۔ اس کے علاوہ جن لوگوں میں فولاد کی کمی ہو ان کے لئے بھی چاول مفید رہتے ہیں۔ چاول میں موجود فاسفورس اور پوٹاشیم جسم میں موجود پانی کی سطح کو متوازن رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ہیضے کی تکلیف کے دوران چاولوں کے آٹے کا دلیہ بھی مفید رہتا ہے۔

ماہرین کے مطابق وٹامنز اور دیگر معدنی اجزاء زیادہ تر چاولوں کی تہ پر موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے چاول پکانے سے قبل انہیں بار بار یا زیادہ نہ دھوئیں۔ اس طرح چاولوں کی غذائیت بہت حد تک ضائع ہو جاتی ہے۔ چاول جتنے نئے ہوں گے اتنے ہی دیر ہضم اور ثقیل ہوں گے اور صحیح پکایا بھی نہیں جائے گا۔ کم از کم چھ ماہ پرانا چاول استعمال کریں۔ یہ ذائقے میں زیادہ بہتر محسوس ہوگا۔

☆......☆......☆......☆

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب کی یاد میں

ایک جملے میں کہنا چاہیں تو یوں کہیں گے کہ مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب عزم و ہمت کے پیکر، احمدیت کے فدائی اور باغ و بہار شخصیت تھے۔ خاکسار 1960ء کی دہائی میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی۔اے پاس کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لئے پہلے بیرون ربوہ اور پھر بیرون ملک روانہ ہو گیا۔ بیرون ملک لمبا عرصہ قیام کرنے کے بعد جب خاکسار وسط 1985ء میں واپس مرکز پہنچا تو کئی ایسے عمائدین اور بزرگوں کے ساتھ ملاقات ہوئی جن سے خاکسار پہلے سے متعارف نہ تھا۔ انہی میں سے ایک محترم شخصیت مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب بھی تھے۔ خاکسار نے چند ہی ملاقاتوں میں محترم مولوی صاحب کی جانب سے ایسی اپنائیت اور خوش دلی کا سلوک پایا کہ بہت جلد ان کے ساتھ دوستی اور بے تکلفی کے مراسم قائم ہو گئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر تک قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جماعتی خدمتیں اور نیکیاں قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

مطالعہ کا شوق

بحیثیت مربی سلسلہ آپ مطالعہ کا عمدہ شوق رکھتے تھے۔ جماعتی کتب کے علاوہ جماعتی رسائل و اخبارات بھی اہتمام سے پڑھتے تھے۔ علاوہ ازیں ہفت روزہ 'لاہور' اور بعض دوسرے رسائل کا بھی بڑی باقاعدگی اور شوق سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ خاکسار پہلے لندن اور پھر مڈل ایسٹ میں قیام کے دوران بھی 'لاہور' میں مضامین لکھتا رہتا تھا۔ پاکستان آنے کے بعد ان میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ اس زمانہ میں جماعت کے خلاف بہت الزام تراشی کی جا رہی تھی اور تاریخ پاکستان کو بری طرح مسخ کیا جا رہا تھا۔ خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے خلافت لائبریری سے مختلف اخبارات کا مطالعہ کر کے بہت سے حقائق اور کوائف جمع کئے۔ اور بہت سے پرانے اور نئے حوالوں کی مدد سے پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ اور اس کے بے لوث اور نامور مشاہیر کی خدمات اور کارناموں سے متعلق ایک مفصل مضمون تیار کیا اور اس کا عنوان ''پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے'' رکھا۔ یہ مضمون محترم ثاقب زیروی صاحب نے بڑی پسندیدگی اور جرأت مندی کے ساتھ کئی قسطوں میں 'لاہور' میں شائع کیا۔ الحمد للہ یہ مضمون جماعتی حلقوں میں بہت پسند کیا گیا اور مولانا اسمٰعیل منیر صاحب تو ہر ہفتہ نئی قسط پڑھنے کے بعد خاکسار کے ساتھ اس کا خاص طور پر تذکرہ فرماتے اور حوالوں اور نفس مضمون سے بہت خوش ہوتے۔ بزرگوں اور اہل علم حضرات کے اس طرح کے تبصروں سے خاکسار کی بہت حوصلہ افزائی ہوتی اور مزید لکھنے کی توفیق بفضل تعالیٰ ملتی رہتی۔

وقت کی قدر دانی

محترم مولوی صاحب خوب معمور الاوقات بزرگ تھے اس لئے کہ وہ دفتری اوقات کے علاوہ بھی اپنا وقت مفید اور بہتر طور پر صرف کرنے کے عادی تھے۔ وہ وقتاً فوقتاً خاکسار کے ہاں بھی تشریف لاتے تھے لیکن کچھ وقت گفتگو وغیرہ میں گزارنے کے بعد فرماتے کہ میں نے راستے میں ابھی فلاں فلاں دوست سے ملاقات کرنی ہے یا فلاں کام کر کے گھر جانا ہے۔ وہ ایک لمبے عرصہ سے شوگر کے مریض تھے لیکن خاکسار کے ہاں آتے تو تھوڑا بہت میٹھا کھا لیتے خاص طور پر ان کو گاجر کا حلوہ اور گجریلا بہت پسند تھا۔ اپنے فارغ اوقات میں وہ اکثر دو تین دوستوں کے ہمراہ دعوت الی اللہ کے لئے نکل کھڑے ہوتے۔ ان کی گفتگو بہت نرم اور خوشگوار لہجے میں ہوتی۔ اس لئے انہیں کسی مخالف سے بات کرتے ہوئے کوئی جھجک اور دقت محسوس نہیں ہوتی تھی اپنے دفتری کام کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے وہ ہر وقت کوئی نہ کوئی سکیم سوچتے رہتے تھے۔ گویا مصروف رہنا ان کے لئے ایک تفریح تھی۔

حوصلہ و ہمت کی مثال

ساہیوال کے اسیران راہ مولا میں سے جن بے گناہوں کو ظالمانہ طور پر موت کی سزا دی گئی تھی ان میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کے بیٹے مربی سلسلہ الیاس منیر صاحب سرفہرست تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں باپ بیٹے نے اس انتہائی ابتلاء کے دور کو بڑے صبر اور ہمت سے گزارا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ساہیوال کے مظلوم اسیران کے لئے بکمال شفقت بڑی رقت اور کرب سے دعائیں کرتے تھے اور ادھر راہ مولیٰ کے یہ قیدی اور جماعت کے فدائی بڑی محبت اور درد کے ساتھ اپنے پیارے امام کی خدمت میں پیغام بھجواتے کہ للہ حضور ان کی خاطر اس قدر دلگیر نہ ہوں اور اتنا دکھ نہ اٹھائیں۔ ع

عشق کی دیوانگی طے کر گئی کتنے مقام!!

ادھر مولانا اسمٰعیل منیر صاحب اس سارے کربناک عرصہ میں صبر و رضا کا پہاڑ بنے ہوئے راتوں کو ان مظلوموں کے لئے دعاؤں میں اپنی روح آستانہ الوہیت پر بہا دیتے اور پھر ان قیدیوں سے ملاقات کے دن پہلے کچھ عرصہ ساہیوال کی ڈسٹرکٹ جیل اور پھر ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد بڑی باقاعدگی اور رکھ رکھاؤ اور عزم ہمت سے بغرض ملاقات جاتے رہے۔ نظام جماعت کی برکت سے آپ کو ایک ویگن (Hiace) مہیا کی جاتی تھی جس میں آپ چند دوستوں کو ساتھ لے کر اور ضروری اشیاء لے کر ملاقات کے لئے جاتے تھے۔ الحمد للہ آپ کے ساتھ جانے والے دوست بھی پورے اخلاص اور تعاون کا مظاہرہ کرتے۔ خاکسار کو بھی دو تین دفعہ ان اسیران راہ مولیٰ کی ملاقات کی غرض سے مولانا کے ساتھ جانے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی تھی۔ ماشاء اللہ سب اسیران راہ مولیٰ بڑے حوصلہ اور وقار کے ساتھ اس امتحان میں سرخروئی حاصل کرتے رہے۔ ان کے پائے ثبات میں کبھی کوئی لغزش نہیں آئی۔ اس سے بڑھ کر ایمان کی پختگی کا ثبوت کیا ہوگا!!

بھرپور اور انتھک تگ و دو

محترم مولوی صاحب بڑے استقلال اور عزم کے ساتھ اپنی کوششوں میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی اور مدد فرمائی وہ مختلف دوستوں سے مشورے بھی کرتے رہے۔ انہوں نے خاکسار سے بھی بس دو تین مضمون لکھوائے جو روزنامہ ''حیدر'' راولپنڈی میں شائع کرائے گئے۔ ان میں سے ایک مضمون خاکسار نے ''کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے'' کے عنوان سے لکھا تھا۔ مضمون صفحہ تین پر شائع ہوا تھا اور محترم مولوی صاحب نے بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اخبار کا پورا صفحہ خاکسار کو بھی بھجوایا۔

ماہرین قانون کے عالمی کمیشن کی رپورٹ (انگریزی) کا ترجمہ روزنامہ ''حیدر'' راولپنڈی میں مورخہ 29-3-1988 کو شائع ہوا تھا محترم مولانا نے اس شمارے کا متعلقہ صفحہ (نمبر 5) خاکسار کو بھجواتے ہوئے اس پر یہ نوٹ تحریر فرمایا:

''مکرم راجا نصر اللہ خان صاحب۔ لیجئے آپ کا ترجمہ شدہ مضمون شائع ہو گیا ہے۔ مبارک ہو۔''

حضور کی دعاؤں کا اعجاز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے اسیران راہ مولیٰ کے لئے برابر دعائیں کر رہے تھے۔ آخر ان مظلوموں کے لئے آپ کا دلی درد اور شفقت ایک نہایت ہی پرسوز نظم کی شکل میں ڈھل گیا جسے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر پڑھنے والے نوجوان نے ایسے پردرد ترنم کے ساتھ پڑھا کہ حاضرین جلسہ اور MTA کے دنیا بھر کے مشاہدین و ناظرین کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ اس اشک ریز نظم کے دو تین اشعار پڑھتے ہیں:

کیا تم کو خبر ہے رہ مولا کے اسیرو
تم سے مجھے اک رشتۂ جاں سب سے سوا ہے
گم گشتہ اسیران رہ مولیٰ کی خاطر
مدت سے فقیر ایک دعا مانگ رہا ہے
خیرات کر اب ان کی رہائی میرے آقا
کشکول میں بھر دے جو میرے دل میں بھرا ہے

آخر یہ آہ و فغاں عرش پر پہنچی اور وہاں سے ساہیوال کے اسیران راہ مولیٰ کی معجزانہ رہائی کا فیصلہ صادر ہوا اور جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے مبارک موقع پر خاکسار کی ان دونوں مجاہد باپ بیٹے سے ملاقات ہوئی اور دونوں کو نہایت ہی مطمئن۔ اپنے اپنے کام میں منہمک اور فرحاں و شاداں پایا۔ گویا وہ بزبان حال کہہ رہے ہوں۔

ہم سے دیوانے کوئی ترک وفا کرتے ہیں
جان جائے کہ رہے بات نبھا دیتے ہیں

''دادِ سخن'' میں دریا دل

مولانا اسمٰعیل منیر صاحب میں خاکسار نے یہ خوبی بدرجہ اتم دیکھی کہ وہ کسی اچھی کاوش یا قابل قدر کام کو سراہنے میں کبھی پس و پیش سے کام نہ لیتے بلکہ دل کھول کر داد و تحسین سے نوازتے۔ خاکسار کے مختلف مضامین اور تراجم کا مجموعہ ''جو دل پہ گزرتی ہے'' کے عنوان سے شائع ہوا تو خاکسار نے بڑے خلوص سے اس کتاب کی ایک جلد مولانا کو پیش کی۔ چند روز بعد ملاقات ہوئی تو بے حد خوشی اور گرمجوشی سے ملے اور کتاب کے متعلق فرمانے لگے کہ اس کے پہلے باب میں آپ نے جو ''ذکر الٰہی'' اور ''نماز کی اہمیت'' کے بارہ میں جو مواد اور کوائف بیان کئے ہیں وہ ہم مربیان کا کام تھا جو آپ نے سرانجام دیا ہے۔ میں نے اس حوصلہ افزائی پر دلی شکریہ ادا کیا۔ پھر فرمانے لگے کہ آپ کو ایک عجیب بات بتاؤں۔ چند روز پہلے میں نے عشاء کی نماز کے بعد کچھ تھکاوٹ اور نیند کی کمی محسوس کی اور سونے کے لئے لیٹ گیا۔ پاس ہی میز پر آپ کی کتاب پڑی تھی۔ میں نے ایسے ہی چند لمحوں کے لئے ورق گردانی کی نیت سے اٹھائی اور نظر Roots کے ترجمہ ''خون صد ہزار انجم'' پر پڑی۔ میں نے سوچا کہ کہانی کی ابتداء کے متعلق کچھ سطریں پڑھ لیتا ہوں میں جوں جوں پڑھتا گیا کہانی اور دلچسپ اور درد انگیز ہوتی گئی۔ آخر میں اسے ختم کر کے سویا۔

(یاد رہے کہ یہ کہانی متذکرہ کتاب کے 78 صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ راقم)

باقی صفحہ 6 پر

ماخوذ

قرآن کریم میں کہکشاؤں کے اسرار

معین باری نوائے وقت کے کالم میں لکھتے ہیں:۔

ایک ماہر فلکیات نے انکشاف کیا ہے کہ ہماری کہکشاں Milky-Way پنکھے کے پروں کی طرح اپنے محور کے گرد گھوم رہی ہے۔ اٹامک دوربین کے ذریعے اس کے اندر ابھی تک 200 بلین سورج دیکھے جا چکے ہیں۔ اس سے بڑی کہکشاؤں میں ٹرلین یعنی کھربوں ستارے ہیں۔ ہر ستارے کے گرد اس کے سیارے اور چاند گھوم رہے ہیں۔ اس لئے ہماری کہکشاں کا شمار درمیانے درجہ کی کہکشاؤں میں آتا ہے۔ ملکی وے (Milky-Way) کا دہکتا ہوا محور (Core) ہماری زمین سے صرف 25 ہزار نوری سالوں کے فاصلہ پر ہے۔ بعض کہکشاؤں کے محور اپنے ستاروں سے 6 تا 10 کھرب نوری سالوں کے فاصلوں پر ہوتے ہیں۔

ماہر فلکیات David Freed-Man میگزین Discover نومبر 98ء میں لکھتا ہے۔ ''1959ء میں اپنی کہکشاں ملکی وے کے وسط سے ریڈیو آواز سنی گئی۔ اس سے پتہ چلا کہ یہ بلیک ہول Sagittar کی سمت سے آرہی ہے۔ کھربوں برس قبل ایک بہت بڑا ستارہ پھٹا جو Super Nova بننے کے بعد بلیک ہول SGR-A بن گیا۔ تجربات سے پتہ چلا کہ کہکشاں کے گیس بادل اور ستارے جو قریب ہیں صرف گھوم ہی نہیں رہے بلکہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے محو پرواز ہیں۔ ماہر فلکیات Morris لکھتا ہے کہ کہکشاں کی طرح گلیکسی میں بلیک ہول ہوتا ہے''۔

ہبل Space دوربین سے دیکھا گیا ہے کہ جو ستارے کہکشاں کے محور کے قریب ہوتے ہیں وہ زیادہ تیزی سے گھومتے ہیں اور بہت قریب ستارے تو 900 میل فی سیکنڈ کے حساب سے گھومتے ہیں۔ کہکشاں محور کے قریب بعض ستارے یا سورج ہمارے سورج کی نسبت 10 ملین گنا زیادہ روشنی پہنچا رہے ہیں۔ گلیکسی کور کے گرد ہائیڈروجن گیس دیکھی گئی ہے جس کا درجہ حرارت 5-c رہتا ہے۔ بلیک ہول سے 300 نوری سالوں کے فاصلے پر درجہ حرارت 10,000-c ہو جاتا ہے۔ بلیک ہول کے قریب درجہ حرارت 10 بلین سی تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ اس لئے کہ بلیک ہول کے اندر لاکھوں تباہ شدہ سورجوں کا ملبہ پڑا ہے۔

ڈیوڈ لکھتا ہے ''کہکشاں ملکی وے محور کے قریب ستاروں کا ایک جھرمٹ دیکھا گیا ہے۔ جس میں 2.5 ملین کی تعداد میں سورج ہیں۔ کہکشاں کے بلیک ہول میں اتنی طاقت ہے کہ وہ قریب سے گزرتے ہوئے سورج کو آدھا نگل لے اور آدھے کو جانے دے''۔

یہ تو سائنس دانوں اور ماہر فلکیات کے ایک چھوٹی سی کہکشاں کے متعلق تجزیے و مشاہدات تھے۔ اب ذرا کتاب الٰہی کے چند الفاظ سنئے۔

1۔ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کر دیا اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی''۔ (سورۃ الانبیاء:30)

2۔ اللہ نے زمین کو دو روز میں پیدا کر دیا اور اس نے اس کے اوپر پہاڑ بنا دیئے اور فائدہ کی چیزیں رکھ دیں اور اس میں اس کے رہنے والوں کے لئے غذائیں تجویز کر دیں اور یہ سب 4 دن میں ہوا (یہ ان لوگوں کے لئے جو تخلیق کائنات کی کیفیت اور کمیت کے متعلق آپ سے) سوالات کرتے ہیں۔ پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی وہ اس وقت دھواں سا تھا پھر اس سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں کو ہماری اطاعت کی طرف آنا تو پڑے گا (اب تم کو اختیار ہے کہ) خوشی سے آؤ یا زبردستی سے۔ دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں''۔ (سورۃ فصلت:9-11)

3۔ ڈاکٹر جارج Gamov پروفیسر فزکس واشنگٹن یونیورسٹی لکھتا ہے ''بلاشبہ کائنات اپنی ابتدائے آفرینش میں ایک ایسی گیس سے بھری ہوئی تھی جو منظم طور پر منقسم تھی۔ یہ گیس کثافت اور درجہ حرارت میں اس درجہ پر پہنچی ہوئی تھی کہ اس کا تصور ناممکن ہے اور اس گیس کے مختلف عناصر میں نیوکلیئر تبدیلیوں کا عمل واقع ہوا اور زبردست دباؤ کے تحت یہ دبی ہوئی گرم گیس ہلکی ہوئی اور پھیلنا شروع ہوئی اور مادہ کی کثافت اور اس کا درجہ حرارت دونوں آہستہ آہستہ گرنے لگے اور پھیلنے کے مرحلوں میں سے ایک متعین مرحلہ میں منتشر گیس علیحدہ بادلوں کی صورت میں جو اپنی شکل میں غیر منظم اور حجموں میں غیر مساوی تھے کثافت اختیار کرنے لگی اور اس طرح اس سے علیحدہ علیحدہ تارے بن گئے''۔

سائنسدانوں اور ماہر فلکیات نے اٹامک دوربینوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ کائنات پھیل رہی ہے یعنی ''کہکشائیں ایک دوسرے سے دور بھاگ رہی ہیں''۔ قرآن میں ذکر ہے ''اور آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایا اور بلاشبہ ہم ہی وسعت پیدا کرنے والے ہیں''۔ (سورۃ الذاریات:27)

ذکر ہے ''آفتاب ہے کہ وہ اپنے ٹھکانہ کی طرف چلتا رہتا ہے اور یہ اندازہ باندھا ہوا ہے اس خدا نے جو زبردست (یعنی قادر ہے اور) علم والا ہے اور ایک نشانی چاند ہے کہ اس کی چال کے لئے منزلیں مقرر کیں۔ سورج اور چاند دونوں ایک ایک دائرے میں حساب سے اس طرح چل رہے ہیں جیسے تیر رہے ہیں''۔ (سورۃ یٰس:38-40)

4۔ سائنسدانوں کو بیسویں صدی کے وسط میں پتہ چلا کہ سورج اپنی منزل کی طرف جا رہا ہے۔ پہلے سائنس تھیوری تھی کہ سورج ساکت ہے۔

مختلف مذاہب کے بعض نامور درویشوں کا قول ہے کہ دل روح کا مسکن ہے ''دل وہ متبرک مقام ہے جہاں روح کا بسیرا ہے''۔ جب روح پرواز کر جائے تو جسم کو یا تو سپرد خاک کر دیا جاتا ہے یا جلا دیا جاتا ہے۔ سائنسدان آج تک پتہ نہ لگا سکے کہ دل کو کونسی چیز دھڑکاتی ہے اور انسانی آنکھ دنیا کے بڑے بڑے پہاڑ، وادیاں، سمندر اور صحرا اپنے اصل سائز میں کیسے دیکھ لیتی ہے۔ ماضی کے واقعات اور ہزاروں کتابوں کا مطالعہ و تجربات دماغ کے کن منی کیسٹوں میں پڑے ہوتے ہیں جو ذرا سے اشارہ پر ٹی وی سکرین کی طرح چلنے لگتے ہیں۔ جوں جوں انسان ارتقائی منازل طے کرتا جائے گا ان رازوں سے پردہ اٹھے گا۔ سائنسدان ضرور جان لیں گے کہ اللہ اور انسان کا اصل رشتہ کیا ہے؟ اور انسان کے اندر وہ کونسی خاص چیز تھی جس پر خالق نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو۔

نومبر 2003 Discover میگزین میں سائنسدان اور ماہر فلکیات Robert Kunzig کا سورج کی زندگی پر مضمون شائع ہوا ہے۔ لکھا ہے ''یہ کائنات 13.7 بلین سال قبل بننا شروع ہوئی۔ ہمارا سورج 4.6 بلین سال قبل پیدا ہوا جب ہائیڈروجن ایٹم Helium گیس میں تبدیل ہونا شروع ہوئے۔ آج سے تقریباً 5 بلین سالوں بعد سورج کا ایندھن ختم ہو جائے گا۔ اس طرح سورج کی موت قریب ہوگی''۔

ڈاکٹر Kunzig ایک حیران کن بات لکھتا ہے کہ ''ہماری کہکشاں Milky-Way میں (جس میں تقریباً 200 بلین سورج ہیں) ہر ماہ ایک سورج مرتا ہے۔ یعنی اس سورج کے ساتھ اس کے سیارے بھی خاکستر ہو جاتے ہیں۔ ہوتا ایسے ہے کہ سورج اپنی موت کے وقت نہایت خوبصورت رنگ کی گیس خارج کرتا ہے جسے Plenetary Nebula کہتے ہیں۔ پچھلے دس سال سے سائنسدان ہبل Space دوربین کے ذریعے کہکشاں میں ان مرتے ہوئے سورجوں کو دیکھ رہے ہیں۔

Hubble Space Observatory کا انچارج ڈاکٹر Robert Odell لکھتا ہے ''جب کوئی سورج کے وسط میں ہائیڈروجن ایندھن ختم ہونے لگتا ہے تو Core سکڑتا ہے اور انتہائی گرم ہو جاتا ہے جس سے ستارہ اتنا پھول جاتا ہے کہ سرخ دیو بن جاتا ہے جب ہمارے سورج پر ایسا وقت آیا تو اس کا پھیلاؤ اتنا ہوگا کہ سیارہ وینس اور زمین اس کی لپیٹ میں آجائیں گے......''۔

سائنسدانوں کے خیال میں ہماری زمین پر قیامت 5 بلین سالوں بعد آئے گی ابھی بہت وقت ہے۔ اس طویل دور میں انسان کئی ارتقائی منازل طے کر جائے گا..................اب تو سائنسدان بھی اس حقیقت کو مان گئے ہیں کہ قیامت آئے گی۔ مغرب کے نامور سکالر اور مورخین Will & Durant لکھتے ہیں کہ ''قیامت کے دن زمین پر صرف انسان کو احساس ہوگا کہ کیا ہو رہا ہے''۔

(روزنامہ نوائے وقت 4 دسمبر 2003ء)

قیمتی پتھر

دنیا کے صف اول کے جواہرات میں نو جواہر کا شمار ہوتا ہے۔ ان میں اول نمبر کو الماس ہیرا (Diamond) کہتے ہیں اور دوم یاقوت (Ruby) جسے لعل بھی کہتے ہیں۔ سوم زمرد جسے انگریز ایمرلینڈ (Emer Land) کہتے ہیں۔ پنجابی میں اسے پنہ کہا جاتا ہے۔ چہارم یعنی چوتھا نمبر نیلم کا ہے۔ انگریزی میں اسے سفائر (Saphier) کہتے ہیں۔ پنجم نمبر مروارید ہے جسے موتی بھی کہتے ہیں۔ ششم یعنی چھٹا نمبر پکھراج کا یعنی انگریزی کا ''ٹوپاز'' (Topz)۔ ساتواں مرجان (Loral) آٹھواں نمبر ہے زرقون کا جسے انگریز بھی یہی کہتے ہیں۔ نواں نمبر بابا غوری (Catseye) کا ہے۔ ان اول درجہ کے جواہر کے متعلق بیگم زبیدہ فرید الحق اپنی کتاب ''قیمتی پتھر اور آپ'' میں لکھتی ہیں کہ اول درجہ کے جواہرات کی تعداد نو ہے۔ انہیں ہندی میں نورتن اور عربی میں جواہر تسعہ کہتے ہیں۔ مغل بادشاہ اکبر نے اسی مناسبت سے اپنے لئے نو وزیر منتخب کئے جو نورتن پکارے جاتے تھے۔

ان نو قسم کے نادر جواہرات میں بھی پہلے چھ یعنی الماس، یاقوت، زمرد، نیلم، مروارید، پکھراج ہی زیادہ جانے پہچانے جاتے ہیں .... انگلستان کے بادشاہوں کے تاج میں بھی زیادہ تر یہی چھ قسم کے ہیرے موتی جڑے ہیں۔

(اردو ڈائجسٹ نومبر 2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے اظہار تحسین

حضور نے ایک خطاب کے دوران ماریشس کے دورے کا ذکر فرماتے ہوئے بیان فرمایا تھا کہ ملاقات کے دوران وہاں کے بہت سے احباب جماعت نے مولانا اسمٰعیل منیر صاحب کا بڑے محبت و احترام سے تذکرہ کیا اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ جب مولانا ماریشس میں بطور مربی خدمات انجام دے رہے تھے تو انہوں نے بڑی محنت اور لگن سے کام کیا اور جماعت ماریشس کے ساتھ بہت محبت کا سلوک روا رکھا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک اچھے مربی سلسلہ کا یہی خاصا ہونا چاہئے اور یہ بڑی اچھی بات ہے کہ مولوی صاحب نے ماریشس میں قیام کے دوران اتنے اچھے تاثرات قائم کئے۔

مولوی صاحب آخری بیماری تک دعوت الی اللہ کے قابل رشک کام میں پیہم مصروف رہے۔ آخر یہ انتھک اور باغ و بہار شخصیت (امریکہ میں) 22 ستمبر 2004 کو ہمیں داغ مفارقت دے گئی!

دعا میری سدا یہ ہے تجھے جنت میں راحت ہو!!

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 39822 میں مبشر احمد ولد محمد اسحق خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی ملتان روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/7 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/350 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/7 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مبشر احمد گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ولد چوہدری رحمت خان مرحوم 39 طارق کالونی ملتان روڈ لاہور وصیت نمبر 1775 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود ولد سلطان احمد A-282 گلشن راوی لاہور وصیت نمبر 25676

مسل نمبر 39823 میں طاہر احمد ولد محمد اسحق خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 21 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی ملتان روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طاہر احمد گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد وصیت نمبر 17075 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 25676

مسل نمبر 39824 میں طاہرہ اسحق بنت محمد اسحق خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی ملتان روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ طاہرہ اسحق گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد وصیت نمبر 17075 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 25676

مسل نمبر 39825 میں شہزاد قمر ولد محمد خالد احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی ملتان روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شہزاد قمر گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد وصیت نمبر 17075 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 25676

مسل نمبر 39826 میں عدیلہ شفیق بنت محمد شفیق قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی ملتان روڈ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات مالیتی -/3600 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ عدیلہ شفیق گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد وصیت نمبر 17075 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 25676

مسل نمبر 39827 میں ممتاز جہاں آرا سنوری زوجہ چوہدری بشیر احمد سنوری قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 180/C محلہ ٹوئیوالہ ضلع ڈی آئی خان سرحد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر خاوند سے وصول شدہ -/8000 روپے۔2۔زیور ساڑھے تین تولہ مالیت -/24500 روپے۔3۔گریجوئٹی میں ملنے والی رقم -/258404 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3469 روپے ماہوار بصورت پینشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ممتاز جہاں آرا سنوری گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد سنوری ولد چوہدری محمد عبداللہ سنوری 180/C محلہ ٹوئیوالہ ڈی آئی جی خان گواہ شد نمبر 2 ملک محمود احمد اعوان ہلال الاحمر زچہ بچہ سنٹر مسگراں بازار ڈی آئی خان

مسل نمبر 39828 میں سنجیدہ محمود سنوری زوجہ ملک محمود احمد اعوان قوم آرائیں پیشہ پرائیویٹ سروس عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہلال الاحمر زچہ بچہ سنٹر مسگراں بازار ضلع ڈی آئی خان شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/16488 روپے سالانہ پرائیویٹ سروس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ سنجیدہ محمود سنوری گواہ شد نمبر 1 ملک محمود احمد اعوان ولد ملک کرم الٰہی اعوان ہلال الاحمر زچہ بچہ سنٹر ڈی آئی خان گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد سنوری ولد چوہدری عبداللہ مکان نمبر 180/C محلہ ٹوئیوالہ ڈی آئی خان

مسل نمبر 39829 میں محمد اکرام ولد محمد اقبال مرحوم قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آر 134 بلاک 4 کے بی آر سمن آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد اکرام گواہ شد نمبر 1 محمد طارق وصیت نمبر 29439 گواہ شد نمبر 2 ذوالفقار احمد قریشی وصیت نمبر 29422

مسل نمبر 39830 میں ناصر احمد قریشی ولد ظفر احمد قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت پرائیویٹ عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-1041/20 فیڈرل بی ایریا کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ناصر احمد قریشی گواہ شد نمبر 1 ذوالفقار احمد قریشی وصیت نمبر 29422 گواہ شد نمبر 2 منور احمد وصیت نمبر 32266

ولادت

مکرم برکت علی شاد صاحب سیالکوٹ شہر لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم انجینئر طارق احمد صاحب و مکرمہ شہناز طارق صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 نومبر 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام جاذب احمد عطا فرمایا ہے۔نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچہ مکرم رانا محمد سلیمان صاحب آف ڈسکہ شہر کا نواسہ ہے۔اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا کرے اور نیک صالح اور مخلص خادم دین بنائے۔نیز ہر دو خاندانوں کیلئے باعث رحمت اور برکت ہو۔

ایک احمدی استاد کے نمایاں اوصاف

ایک احمدی استاد (مرد و خواتین) کے مندرجہ ذیل اوصاف ہونے چاہئیں۔

☆ اپنے اور اپنے کام کیلئے نیز اپنے طلبہ کیلئے باقاعدگی سے دعا کی جائے۔

☆ طلبہ سے اس قسم کا ذاتی تعلق پیدا کیا جائے کہ وہ محسوس کرنے لگیں کہ استاد کو ان کی تعلیم و تربیت میں غیر معمولی دلچسپی اور ہمدردی ہے۔

☆ ہر طالب علم کو انفرادی طور پر دیکھا جائے۔

☆ طالب علم کو اس کے نام سے مخاطب کیا جائے۔

☆ طلبہ میں اجتماعی کام کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اس بات کا احساس دلایا جائے کہ یہ کام طالب علم کی تربیت کیلئے بہت ضروری ہے۔

☆ استاد کی اپنے مضمون میں مہارت ہو نیز سبق تیار کر کے کلاس میں جائے تا کہ طلبہ کے سوالات کا تسلی بخش جواب دیا جائے۔

☆ استاد کے پڑھانے کا طریق ایسا ہو کہ آخری وقت تک دلچسپی قائم رہے اور بچے میں آزادانہ کام کرنے کی صلاحیت بھی پیدا ہو۔

☆ استاد کے پڑھانے کا طریق ایسا ہو کہ ہر طالب علم کے لیول پر اتر کر پڑھائے تا کہ ہر طالب علم پر سبق واضح ہو جائے۔

☆ استاد سوال و جواب کے ذریعہ تدریس کو زیادہ دلچسپ بنا سکتے ہیں نیز گفتگو کے ذریعے بھی اس کو زیادہ موثر بنایا جا سکتا ہے۔

☆ طلبہ کے سوالات کو صبر و تحمل سے سنا جائے اور اگر کسی سوال کا جواب نہ آتا ہو تو تحقیق کر کے جواب دیا جائے نیز ٹال مٹول سے کام نہ لیا جائے۔

☆ طلبہ سے گفتگو کرتے وقت ان کی عزت و وقار کا خیال رکھا جائے۔

☆ طلبہ کی تلخ باتوں کو صبر سے سنا جائے اور حکمت سے ان کی راہنمائی کی جائے۔

☆ Favouritism سے پرہیز کیا جائے۔

☆ طلبہ سے جو وعدہ کیا جائے اس کو پورا کیا جائے۔

☆ طلبہ کی ہم نصابی سرگرمیوں مثلاً تقاریر، کھیل وغیرہ میں دلچسپی کا اظہار کیا جائے۔

☆ طلبہ کے والدین سے بھی ذاتی رابطہ رکھا جائے اس سے طالب علم کے مسائل سمجھنے میں آسانی ہوگی نیز مستقبل میں بھی راہنمائی کرنے میں مدد ملے گی۔

☆ پڑھائی میں کمزور طلبہ استاد کی خصوصی شفقت اور حوصلہ افزائی سے ہمیشہ بہتری کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

☆ بدنی سزا دینے سے اجتناب کیا جائے اور اپنے طرز عمل اور نمونہ سے طلبہ کی تربیت کی جائے۔

☆ اپنا طرز عمل اس طرح رکھا جائے کہ طلبہ اسے Role Model کے طور پر اپنا سکیں۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ محمد نصر اللہ صاحب مربی سلسلہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے ماموں مکرم مرزا بشارت احمد صاحب آف پشاور مورخہ 10 دسمبر 2004ء بروز جمعہ C.M.H پشاور میں بعمر 69 سال وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ اسی رات پشاور میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بروز ہفتہ 11 دسمبر 2004 کو بعد نماز ظہر محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے دعا کروائی۔ آپ نائب امیر ضلع پشاور، امین جماعت احمدیہ ضلع پشاور اور سیکرٹری مال ضلع پشاور کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ نیشنل بینک آف پاکستان سے بطور وائس پریذیڈنٹ ریٹائر ہوئے۔ آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم سعادت احمد صاحب کینیڈا، مکرم مسعود احمد صاحب پشاور اور تین بیٹیاں مکرمہ بشریٰ محمود صاحبہ کینیڈا، مکرمہ مبشرہ صدیقہ صاحبہ کینیڈا اور مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ کینیڈا سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے اور ان میں آگے بڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت کارکنان

دار الذکر لاہور کیلئے مندرجہ ذیل کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ مخلص، صحت مند، تجربہ کار افراد رابطہ کریں۔ معقول تنخواہ دی جائے گی۔

1۔ باورچی۔ اچھے کھانے پکا سکے۔ عمر 45/50 سال ہو۔

2۔ سیکورٹی گارڈ ریٹائرڈ فوجی عمر 45/50 سال۔ اپنی جماعت کے صدر یا امیر سے تعارفی خط ہمراہ لائیں۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور)

ملازمت کے مواقع

پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل گورنمنٹ آف دی پنجاب کے تحت جونیئر انسٹرکٹر، ایڈمن اینڈ اکاؤنٹس آفیسر کمپیوٹر آپریٹر، آفس اسسٹنٹ، لیب اور ورکشاپ اسسٹنٹ کی آسامیاں خالی ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 دسمبر 2004ء ہے۔ تفصیلات کیلئے 13 دسمبر 2004ء کا اخبار "خبریں" ملاحظہ کریں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

دعا نعم البدل

مکرم سعید احمد صاحب وفا کارکن الفضل اطلاع کرتے ہیں کہ خاکسار کی بھانجی مکرمہ نادیہ طارق صاحبہ (ایم۔اے) اہلیہ مکرم طارق محمود باجوہ چونڈہ کو خدا تعالیٰ نے پہلے بیٹے کے 4 سال بعد بیٹی عطا کی جو کہ پیدائش سے پہلے مورخہ 28 نومبر 2004ء کو سیالکوٹ کرسچین ہسپتال میں وفات پا گئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال صاحب سیکرٹری مال دار النصر غربی حلقہ منعم تحریر کرتے ہیں۔ کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم انوار الحق خان صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ منعم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روبصحت ہو رہے ہیں۔ مورخہ 14 دسمبر 2004ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد سے بخیریت واپس اپنے گھر آ گئے ہیں الحمدللہ۔ ابھی کمزوری باقی ہے۔ وہ سب احباب کرام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان کے لئے دعائیں کی ہیں اور ٹیلی فون وغیرہ پر اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے ابھی مزید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ کہ مولیٰ کریم اپنے خاص فضل و کرم سے انہیں صحت والی اور لمبی فعال زندگی عطا فرمائے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔دسمبر 2004ء

طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:04
وقت عصر	3:37
غروب آفتاب	5:08
وقت عشاء	6:36

درخواست دعا

مکرمہ کوثر عباس صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عباس احمد باجوہ صاحب آف فورٹ عباس کا ایک آپریشن چند دن پہلے ہوا تھا۔ دوبارہ تکلیف بڑھ گئی ہے اور خون بہنے کی وجہ سے کافی کمزوری بھی ہو گئی ہے۔ اس وقت بہاولپور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے جلد اور کامل صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

Ph:212868 Res:212867
Mob: 0320-4891448

خالص سونے کے زیورات

میاں اظہر احمد۔میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

روزہ استعمال کی کیور یٹوہ ہومیو پیتھک ادویات

بہت سے لوگ ہومیو پیتھی سے پورا تعارف نہ ہونے کا باعث خود مناسب دوا تجویز نہیں کر سکتے اور ہومیو پیتھی سے حقیقی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ چنانچہ ہم نے محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب کے بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہومیو پیتھک نسخہ جات میں سے چند روزمرہ استعمال ہونے والی ادویات کا تعارف کروانا مناسب سمجھا ہے۔ ان ادویات کی گھر میں موجودگی سے انشاء اللہ روزمرہ عوارض مثلاً بخار، کھانسی، نزلہ، زکام، بچوں کی عمومی تکالیف، پیٹ دد، دانت درد، کان درد، چوٹ اور دل کی گھبراہٹ اور بے چینی وغیرہ آپ کیلئے پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے۔

ادویات ملک بھر میں ہومیو سٹورز پر دستیاب ہیں مزید معلومات اور تفصیلی لٹریچر یا ادویات بذریعہ VPP منگوانے کیلئے رابطہ کریں۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون: 213156`211283`04524-214576 فیکس: 212299

سی پی ایل نمبر 29